

ﷺ

پہلی ملاقات

فتیہ العصر قبلہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے
پیر و مرشد کے ساتھ پہلی ملاقات

المدینہ لائبریری



AlMadinaLibrary

پہلی ملاقات

التقى مصر مفتيها من صاحب العمل : ١٤

فقیر کی ماضی کا سبب

فقیر نے جب محبت رسولؐ و مصلحتی عہدے اعلیٰ پاکستان الخراج
ایم افضل سولہ سالہ دار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ سے کیا اور پھر
بعض دیگر محکمات حاصل کر کے حسب ذیل قادیانہ صحت اعلیٰ پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
باسمہ رضویہ لاکھ پور میں خدمت دہرہ لکھی پر اس وقت ہوائی وزنی ۱۹۵۰ء میں محترم
صاحبزادہ شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ملے کہ ایک خلیل صاحب باسندہ رضویہ میں
حصولِ دینی کیلئے حاضر ہوئے۔ واقعہ کے بعد مولانا محمد رفیع اعلیٰ پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
نے صاحبزادہ مصطفیٰ کو القیم کے لیے مدعو کیا۔

نیک دن صاحبزادہ مسعود کے فرمایا ہمارے ہاں ایک منڈی منیع
سیا نکوت میں حضور قبلہ عالم فرخہ خراجگان کا شیخ محمد سلطان عالم رتہ اللہ علیہ کا عرس
بادگاہ ہورہے ہیں وہاں حضور قبلہ عالم رتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے صاحب بھی
تشریف لائے آئیں گے۔ یہ سن کر نظیر کی بھی شرفی زیارت حاجی گمیر ہوا۔ پور علی نے کہا کہ
میں بھی حج بہانہ میں شریک ہوا۔ ماہیتا ہوں۔

صاحبزادہ موصوف نے اپنے والد ماجد کے سرمدوں سے تعمیر کی مٹلی

فریاد اس کو بھی ساتھ لے آئیں۔ ہر حسب القیور وہاں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک سکول کے احاطہ میں جلسہ غریب کا انتظام کیا گیا ہے۔ دوپہر کے وقت اطلاع ہوا کہ غریب عوامک کے شرکاء و جماعت حاضر اور مصروف کے گھر ہا کر گیا تھا نہیں۔

مہمان کھانے کے لئے چاہتے تھے صرف اور چار صاحب اور فقیر وہاں موجود تھے۔
تو دیکھا کہ ایک سحر بزرگ، ماسٹر مہدائی صاحب بیٹھ کر کچھ خضوف کی باغیچان
کر رہے تھے اور تین چار صاحب سامنے بیٹھ کر سن رہے تھے اور فقیر کچھ قاضی
ایک اور بچی کچھ بیٹھا تھا اس دور میں اور حضرات باہر تھیں، ہمارے کچھ بچے سے
تشریف لائے، ایک نے گلے میں دھانک رکھا تھا کہ ہوائے خفاہ اور دھول، ماسٹر
مہدائی صاحب کے پیچھے کرنا سوچتی سے چلے گئے، فقیر کو ڈیال تک نہ گزرا کہ
وہی حضرت موصوف ہیں اور ساتھ خادم ہے لیکن آتے والے مہمان نام علم العالی
کے بچہ اور وہی امی کشش تھی کہ فقیر سب انہی بھول کر عزت وارت واپس آئے
میں ماسٹر مہدائی مرحوم کے سامنے والے حضرات کی وجہ توجہ حضور کی طرف ہوتی
تھا ماسٹر صاحب کو بخوشی ہوا کہ میرے پیچھے کوئی ہے۔ ماسٹر صاحب نے نوکر دیکھا
تو یہ کہ ماسٹر صاحب کی موصوف سے اس سے نکل جاتے ہوگی تھی تو ماسٹر صاحب نے
اور حضور خفاہ ہو کر گویا ہوائے حضور صاف کر دیئے تھے میں نے دیکھا نہیں ہے۔
میرزا مہمان موصوف نے فرمایا آپ انہی باغیچہ کر رہے ہیں کہتے ہیں۔ اس
فقیر کو معلوم ہوا کہ جس جگہ کی عزت کیلئے انکا قاضی کے کہے یہاں آیا ہوں
یہ وہی حضرت امیر اسلم ہیں صاحبزادہ فقیر شہزادہ کے گھر پہنچ گیا کہ
مسٹر تشریف لے آئے ہیں سب خفاہ میں سکول کے احاطہ میں پہنچ گئے اور

جاری کی شکل میں حضور والا دست بیکارم اعلیٰ کو مگر نے لکھے ۔ اور پھر ہاتھ لکھ کر
کے بعد احاطہ نیکول میں چلے منتقل ہو اور یہاں کرنے والا صرف فقیر ہی تھا ۔ نعمت
طوائف نام احمد صاحب نے نعمت پاک چڑھی ۔ منجانب صرف یہاں غصوسی میرے
آقا نے نعمت دست بیکارم اعلیٰ جلوہ افروز تھے ۔ فقیر جان کرنے کیلئے کڑا ہوا
قرآن مانے ساتھ وہ پاپ بڑی مشکل سے وقت پر راکھا تو سامعین نے جو کما حاصل
کیا اور وہی فقیر اپنے جان سے مطمئن ہوا اور صحر کی نماز تک جلسہ رہا ۔ مطرب کی
نذر کے بعد کمر میں خالی ہوا جن کیلئے کھانے کا انگلہ مٹا ۔ جب فقیر باہر سے آیا
تو دیکھا کہ سحر خانہ کھانا تیار کیا ہے ۔ اور یہاں مطرب احاطہ نیکول میں بیٹھے
ہوئے ۔ جب فقیر حاضر ہوا تو میرے آقا نے نعمت دست بیکارم اعلیٰ نے فرمایا
مولوی صاحب بیٹھ کھانا کھا کیے ۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ مطرب
صاحبزادہ صاحب کے والد ماجد وقت اظہ علیہ نے خوشی ظاہر کیا کہ حضور طبر کا
میں بکثرت لے لکھیں تو فرمایا آپ جانتیں میں اس مسجد میں ہی جیتا ہوں ۔ بڑا
ہم لوگ جلسہ گاہ میں بیٹھے نعمت خوالی کے بعد جب فقیر خطاب (تقریر) کے لئے
کھڑا ہوا تو ایسے ایسے واقعات و خطبات کا سلسلہ شروع ہو گیا کہ فقیر آج تک
نہیں بھولتا کہ یہ مناظر کہاں سے آ رہے ہیں ۔ سامعین حضرات بھی بہت متحرک
ہوئے ۔ پھر اور فقیر بھی ۔

انہیں بعد فقیر اپنے میں کھو گیا اور کہا کہ اس لمحے تقریر کرنے کا احکام
آ گیا ہے ۔ لیکن اور تقریر بھی تھی اس لئے کئی کئی تقریر ہوئی ۔ بعد میں آج تک
کئی تقریر ہو چکی ۔ جلسہ کے بعد آرام کیا ۔ صبح فجر کی نذر کے بعد میرے آقا نے نعمت

دست بیکارم اعلیٰ مسجد میں بیٹھ کر ذرا دلی میں مشغول تھے فقیر نے جب
صاحبزادہ صاحب سے کہا کہ چنگ اسباق چا خانے میں اس لئے مجھے اہانت دلی
چلے جاؤ فقیر گاڑی میں سوار ہو کر نکلے اور کئی کمال قبول صاحبزادہ صاحب جب
حضور اشراق پڑے کہ کمر نکلا ۔ اسے کمر نکلا دیا کہ مولوی صاحب کہاں ہیں ؟
صاحبزادہ صاحب نے جواب عرض کیا کہ وہاں بیٹھے ہیں ۔ یہ سن کر کڑا ہوا مولوی ایسے ہی
ہوئے ہیں مولوی صاحب دلی کر بھی گئے ۔

پھر پھر صاحبزادہ پھر چلا کہ خواجہ شریف (یہ آقا کشمیر میں میرے چچا سے تھے
نہیں کل مطرب کی طرف ایک گاڑی سوار ہے ۔ اور پاؤں بھی میرے آقا نے نعمت
کے بعد وہاں پر حضور تک عالم ہر روز عشق کا عرس مبارک ہونے والا ہے ۔

تسویط ۔ فقیر عالم ہر روز اظہ علیہ میرے آقا نے نعمت دست بیکارم اعلیٰ کے والد
مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قبہ ہے ۔ جہت توحیدی مکان طے کرنے کا مکمل دلی ہے ۔

اللهم انص صلیبا من طوبی صلیبهم ویر کعبهم

فقیر یہ سن کر کہ اس مبارک حضور ہوا ہے ۔ حاضری کا خوش ہوا اور اور فقیر
تلا کے بعد چلی جس شریف ۔ حاضر ہوا ۔ فقیر نے چاہ صاحبزادہ کشمیر کے والد ماجد
سے عرض کیا کہ میں سچے ہوتا ہوتا ہوں تو میرے لئے سلامتی کریں کہ حضور اعلیٰ
عالی میں لے لکھیں اور جب انہوں نے فقیر کے حلق عرض کیا تو فرمایا ، مولوی ہیں
ہذا کسی عالم دین سے جیت کلا جائیگا ۔ میرا حق دہ پڑوں ، چاڑوں میں آقا ۱۵۴
مشکل کام ہے ۔ پھر یہ کہ وہاں قریب ہی کسی سے جیت کلا جائیگا ۔ فقیر باہر ہو
کیا اور پھر وہاں کا حال دہانت ہونے کا تو میرے آقا نے نعمت میں اور ہوا

کرنے کے لئے مامور ہوئے۔

نوٹ :

حضور قبلہ عالم دین ائمہ نے مجاہدوں کو دواع کرنے کیلئے ہر طرف سے یہی مقرر کی ہوئی تھیں اور آٹھ صحت مد ظہم العالی بھی یہی گرام کو ہادی و ساری دیکھ رہے تھے۔

اہل اہل حبیب ہونا کا فرق غیبی شریف سے باہر لگانا فقیر کو دلی شرم و عار ہو گئی۔ فقیر چنانچہ مداحی دعا لکھ کر دعا بھی جا رہا تھا۔ مدرس نے پھر یہ اضافہ کرنا کہ وہاں کہہ کیا کہیں گے لیکن جب وہ مدرسہ آگئی اور میرے آگے صحت سے لڑائی مباح کرنا چاہا تو دیکھا کہ سب مدرسہ میں ہیں اور سب کی رازداریاں آنکھوں سے توڑیں۔ پھر یہ دیکھا کہ ہمارا مدرسہ میرے آگے صحت کا ہے۔

دوسرے سال میں سیرنگ کے کیم آئے تو فقیر دفتر کے ساتھ بھرچا اور حاضر ہو گیا اور پھر جب حاجز اور صاحب کے والد اچھ سے صحت کے حلقہ میں کیا اور جب فقیر کی مرضی اور شہر میں آگئی تو پھر وہی پچھلے سال والا اور وہی ہو گیا کیا۔ فقیر بھی سو گیا۔ لیکن دوسرے سال جب اشراق کا وقت ہوا تو فقیر کو مقام پہنچانے مشورہ دیا کہ وہی ہیں جا اور جب حاضر ہوا تو فریاد اٹھا اور میرے آگے صحت سے لکھ کر لائی میں لے لیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ خَشَہُ الشَّکِیْمِیْنَ وَالْمُسْلُوہُ
وَالْمُسْلُوہُ خَشَہُ الشَّکِیْمِیْنَ وَالْمُسْلُوہُ
میرے آگے صحت مد ظہم العالی لکھ کر لائی میں۔

دارالعلوم امینہ مغربیہ میں پھر یہی آ رہی تھیں کہ طلباء کتب سے علم و وحی حاصل کرنے کی غرض سے آئے۔ انہوں نے اپنے کامیابی کی روایت بیان کیا کہ شرف و شہرت کی دلاوت ہمارے سے پہلے حضور قبلہ عالم دین ائمہ نے فرمایا کرتے تھے اور میں جس ایک سہان آئے وہ ہے جس کا مقام ان سے کئی درجہ اونچا ہو گا۔ ان اہل فقیر جب مدرسہ لکھ گیا ایک دن حاضر ہوا تو ساری کے وہاں فقیر نے اپنے آگے صحت سے لکھ کر لائی اور میں نے اس سے کہا کہ آگے صحت سے لکھ کر لائی۔ (وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْمُسْلُوہُ وَالْمُسْلُوہُ خَشَہُ الشَّکِیْمِیْنَ
میرے آگے صحت مد ظہم العالی لکھ کر لائی میں۔

کرواحات

کرواحات کی بے شمار قسمیں ہیں مثلاً رانی، لکھائی، قلم کی تحریریں، دیکھتے، اقسام میں ہوا میں اٹھنا، پانی پر چلنا وغیرہ۔ لیکن سب سے بڑی کرامت وہ ہے کہ میرے کے دل سے دنیا کی صحت کھینچ لیا۔ اور صحت رسول اللہ کی اشعار آسمان پر چلا۔ اس پر پھر آگے صحت کی نگاہ ہوا کہ میں جسم قائم دیکھی گئی ہے۔

چنانچہ سرکار کے بعض مسلمان کی سالہا سال تک نواز احسانت جوتی رہی۔ بلکہ کبھی کبھی غریب بھی (میت دھوئی اور بعض مسلمان کے دل سے دنیا کی لالچ و حرص ختم ہو گئی۔ حتیٰ کہ اس کو اس صاحب کے مکان کی لکھائی کی کہ آپ کا مکان خرید کر دے دیجئے ہیں۔ لیکن اس نام سے قول کر کے سے انکار کر دیا۔

برسبہ بھرے آ۴۰۰۰ نمونہ کی کٹاواوت کا صورت ہے۔ اور یہ کہ اس فقیر کی نظر میں باقی تمام کراحتیں سے اعلیٰ اعلیٰ اور مافیہ ہے۔

(۱) فقیر صاحب کا قصہ

ایک مرتبہ یہ فقیر چچوال شریف حاضر ہوا تو یہ چاہا کہ میرے آ۴۰۰۰ نمونہ تاج پر شریف لے لے سکے ہیں۔ فقیر چچوال شریف سے ایک امر ای کے ساتھ تاج پر کو رو لیا ہوا۔ راستہ میں ایک گاؤں کے قریب سے گزرا یہاں تو ایک علیہ راج مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی وہ چند قدم فقیر کے ساتھ چلے اور سوالات کرتے رہے کہ کہاں سے آئے ہو کہاں ہاؤ گے اور کہاں جا رہے ہو اور کھرو رک گئے اور فقیر ان کے بل پر جا رہے تھے اور پچھو پچھو سے پچھا صاحب صوفی دھرمین وغیرہ لڑتے۔ پچھتے پر یہ چاہا کہ حضور پاک (الے راستے چچوال شریف چلے سکے ہیں۔ ہم سب باہن چچوال شریف پہنچو دیکھا کہ حضور سبھی میں شریف فرما رہا ہیں۔ خیر یہ روایت کرنے کے بعد حضور نے فقیر سے پوچھا راستہ میں کون ملا تھا وہ کیا پوچھا تھا بعد میں فرمایا وہ غیر مقلد ہے اور کافران کا دل کا سچا ہے۔ یہ سن کر فقیر حیرت میں آگیا۔ جیسا کہ حضور سب بگڑ گئے ہیں۔ ہے۔

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ

صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) واقعہ نمبر ۲

حضور کے تمام بھائی ایک صاحب تھے آپ نے ان کو طہر دین حاصل

کرنے کے لئے کئی کئی بار اس میں کچھ گروہ ہمارا جا کر وہاں آجاتے تو آپ نے اسی ماحول صاحب سے فرمایا آپ آپ چاہیں جو چاہیں کر رہیں۔ چاہیں چاہیں چاہیں چاہیں۔ فقیر ایک دن طہرین سے جہلم انجمن پر آکر وہاں سے دربار سلطانہ نے یہ شرف کی طرف بیدار کیا ہوا تھا۔ اور وہاں شریف جہلم سے تقریباً چھ مہینے کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں وہی ماحول صاحب نے اور کچھ روک کر کہنے لگے میرے حلقی حضور کے دربار میں ساری کر رہی۔ کہ کچھ صاف کر دیا جائے۔ فقیر نے کہا کہ میری کیا وقعت ہے کہ میں سلائی کروں میں اس کا نہیں ہوں۔ فقیر وہاں سے روانہ ہو کر دربار شریف حاضر ہوا۔ حاضری کے وقت میرے آ۴۰۰۰ نمونہ نے اعتبار کیا کہ راستہ میں کون ملا تھا اس نے کیا کیا تھا۔ آپ نے کیا جواب دیا تھا اور میرے فقیر یہ کیا کر رہی تھی کہ ہم ہو گیا کہ جیسے آپ ساتھ تھے اور سب بگڑ رہے تھے۔

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ

صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) واقعہ نمبر ۳

فقیر ایک محل میں تھا جس حاضر ہوا کچھ میرے آ۴۰۰۰ نمونہ جو ذاتی کی سب میں تمام فرما رہے۔ ایک دن ایسے ایسے سونے اس طرف چلی گئی کہ میری رہائی حضرت ہماں فرما رہے صاحب شریف کی روح الطہرہ برآئے والے کی طہرہ کے مطابق کہا رہا ہے تھے۔ پھر سونے اس طرف چلی گئی کہ اگر آج میرے آ۴۰۰۰ نمونہ کچھ لے لے رہے تھے چاہیں وہ وہ کئی دوسرے کھائی تو ہماں چاہا اس تہذیب و تربیت کر دے کہ

جا کچھ اور کچھ مرحوم فقیر کے پاس آئے جو سوال کیا حضرت صاحب پرچہ رہے ہیں کہ انہیں جوئے چاول و دودھ پکائی واسے کھاؤ گے۔ یہ سننے ہی سخت پریشان ہوئی کہ یہ طوائش کی سی کیوں تھی۔ بہر حال اسی فریادگی کے انداز میں کہا ہاں کھاؤں گا۔ مگر کچھ دھڑکے بعد کچھ اور مرحوم آئے اور قریب کمرے گئے۔ فقیر کے ساتھ فقیر کے کتبہ جڑو سید بھی تھے ہم دونوں بیٹھے قریبی طور کے چاول کچے ہوئے مانے آگئے۔ ایسے خواہش کا تھی۔ کھانے اور دانی سب میں آگئے۔

واقعہ نمبر ۴

مرحوم مرحوم سید کی آنکھوں میں سوجن آگئی۔ جی کو نظر نہ ہونے لگی۔ فقیر نے دربار حالی میں حاضری کا ارادہ کیا تو بچوں کی والدہ نے کہا کہ نہ جاؤ کیوں کہ مرحوم سید کی حالت زیادہ قریب ہے۔ میں نے کہا کہ گئے جانا ہی ہے۔ اٹھ کر تالی غسل کرے گا۔ اور جب دربار شریف حاضری ہوئی تو میرے آگے نشست نے خیریت پر بھی اور بچوں کے حلقے میں بھی فقیر بعد درخت لڑائی۔ بچے ٹھیک ہیں مگر سید کا کیا حال ہے۔ وہ عرض کیا تو حضور کا سواں ہو گئے۔ میں نے دھت پاد رکھا۔ اور پھر جب دایک لڑا تو دیکھا کہ مرحوم سید بالکل ٹھیک ہے۔ پھر پوچھا کہ کب ٹھیک ہوا جواب ملا کہ اب لڑائی دھت میں نے آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور دوسری وقت تھا۔

واقعہ نمبر ۵

فقیر ایک درختوں میں شریف حاضر ہوا تو دل میں تھا کہ کتنی باتیں عرض کر دلی محبت میں دل رہا تھا جی کہ وہ اسی کارن آگیا۔ حضور نے فرمایا آج آپ کو رحلت

کیا چلے گا فقیر اس انتظار میں تھا کہ کچھ وقت کے بعد عرض کروں مگر آپ بھی اس کو دیر نہ کرنے جا رہے ہیں لگی اس کو فقیر سب میں عرض کرنا تھا کہ ہاں تک میرے آگے وقت سب کے پھولنے والے سے قریب لانے اور امداد جانے تک فقیر کے پیچھے دھلا کے جناب سے دہلے۔ فقیر میں کوشش نہ کیا کیونکہ فقیر نے اپنے سوا اور بکا اسی ذکر نہیں کیا تھا۔ اور جو بات مل گئی۔

واقعہ نمبر ۶

ایک دن فقیر دربار سلطانی میں جا کچھ کچھ کمرے آگے نشست احمد سے کچھ کے کچھ میں شریف لائے۔ فقیر کی سامنے حاضر ہو گیا اور اسم ذات کا دل میں حضور کیا جیسے احمد سے اپنا ذکر کیا ہوا ہے۔ حضور نے قریب اللہ دوسرے تھیں بلکہ دوسرے بھی دایر سے اندر رکھا ہوا حضور کریں۔

واقعہ نمبر ۷

فقیر کے لیسو بچہ مرحوم سلطانی نے وہاں کیا میں ایک دن کوئی کچھ اور شریف حاضر ہوا تھا ہاں کچھ خیل آگے کھارے حضور کا لباس بالکل نیا ساڑی ہے۔ کچھ تو اچھا رہا چاہے۔ نماز کی دم گزری کہ تمام آیا اور تمام دیا گیا کہ حضور صاحب اللہ دے دیتے ہیں۔ میں اندر حاضر ہوا تو دیکھا کہ کچھ لڑائی جہاں یہ تھیں یہ اور باہر لڑائی کلام شریف سر بہانہ یہ پہنچا ہوا ہے۔ میرے حاضر ہوئے ہی فرمایا اب ٹھیک ہے۔ چلا سب کچھ چلوں یہ حضور کو کہہ دیں نہ کیا۔

واقعہ نمبر ۸

زیریں بی بی دربار سید مسعود (گوزی سارا) اپنی والدہ کے ساتھ کوئی شریف

حاضر ہوئی۔ ایک دن اہل میں طیل کیا گیا کہ کیا اچھا ہوا اگر ہمیں ذرا دکھایا جائے۔
 میں تھوڑی سی اور گزری کہ بلیت میں بہترین ذرا دکھا دیا اور اس نے دانی پر بھتی
 ہے کہ فیصل آباد والے مہمان کہاں ہیں، میں نے کہا کہ تم ہیں تو بتا کر صرف
 تمہارے لئے حضور نے بھیجا ہے۔

واقعہ نمبر 9: فقیر ایک دن کوئی شریف حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ کر کھانا کھ
 بیک وقت ذکر کر رہے تھے یعنی پانچوں لپٹے ذکر کر رہے ہیں اور ساتھ یہ خیال آیا
 کہ آیا کہ بائیک ہے یا علیحدہ علیحدہ ذکر کرنا چاہیے۔ اچانک جارا آیا فقیر بدست
 مالہ میں حاضر ہوا تو وہاں گفتگو کی دلی کا ذکر شروع فرما دیا اور فرمایا وہ دلی
 فرماتے تھے ہم نے ذکر کا طریقہ دیا ہے۔ سب مالک کی مرضی وہ علیحدہ علیحدہ
 لٹائیک پر ذکر کرے ایک وقت اکٹھی ذکر کرے۔

و الحمد للہ ما اجمع علیہا والصلوات والسلام علی

سیدہ راضیہ المتطہین و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

واقعہ نمبر 10

نصرت فطی: ایک مرتبہ جیواں شریف فقیر بھی حاضر ہوا اور وہاں مالک شریف
 صاحب خطیب دہاڑی بھی حاضر ہوئے۔ دانی پر میرے آقا کے تحت نے
 دونوں کو بیک وقت دانی کی اہانت دے دی۔ اور خود جس فطی دواں کرنے
 آئے۔ ہمیں دواں کرنے کے بعد ایک حقیقت منہ سے فرمایا دہاڑی والے
 مولوی صاحب کے ہاتھ میں پھڑکی ہے لیکن دواں سے مولوی صاحب کے ہاتھ میں
 پھڑکی نہیں ہے لہذا جاتا اور میری پھڑکی لے آتا اور انہیں دے دے۔ وہ تو پھڑکی

لیے حضور کے در دولت کی طرف روانہ ہو گیا تو دوسرے عقیدت مند نے عرض کیا
 حضور اگر چاہت ہو تو مولوی صاحبان کو آواز دے کہ وہاں کی ایک چائے تو فرمایا آواز
 دینے کی ضرورت نہیں (جیسے کہ اسی اور حقیقت نے دوسری ملاقات پر جاننا
 کیا) ہم بیٹھے تھے چہرہ لاکھ ہاتھائی آتی ہے جب وہاں پہنچے تو فقیر وہاں کھڑا ہو
 گیا اور اپنے ساتھ مالک حالی فرمان الی صاحب تھے ان سے سوالات شروع کر
 دیے کہ حالی صاحب یہ کھائی کہاں سے آتی ہے؟ اور کدھر کو ہاتی ہے ان میں
 ہاتی اس وقت کیوں نہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ بے سنی سوالات کا سلسلہ اس وقت تک
 جاری رہا جب تک وہ عزیز برادر حقیقت پھڑکی لے نہیں پہنچا۔ اور جب الی نے
 مجھے پھڑکی مبارک بکرا دی تو یک دم حج اچھی کی اندھا چھائی اور فقیر سوچنے لگ گیا کہ
 یہ کھائی اس سے کئی کی بار دیکھی اس سے گزر کر جانا رہا ہوں یہ سوالات کے تو ہند
 چاک یہ سرکار کا تصرف قدرت ہم چلتے رہتے تو اسے میں میری مشورہ ہوتے۔ لیکن
 میرے آقا کے تحت کے تصرف نے دے دے رکھا۔

اللہم الخیر علیہا من طوبیہ علیہم و برکاتہم

واقعہ نمبر 12: دانا کی تربیت بھی ایک مستقل فطی ہے اور فقیر طبیعت کی سادگی
 کی وجہ سے اس فطی سے اکلنا نالید ہے لیکن غلط فطی کی مٹا کے فرمان ایک دن
 فقیر جیواں شریف حاضر تھا۔ سرہی کا موسم تھا علیہ کے نانا کے بعد میرے آقا نے
 نعمت مسجد کے اندر آکر دنگر میں مشغول رہے اور نانا دوسرے کچھ پہلے اندر سے
 باہر نکل میں تخریب لائے۔ مگن کے ایک کونہ میں دھوپ تھی۔ وہاں آپ تخریب
 فرما ہوئے تو اچانک چھوٹے درد دے سے حضرت بی بی مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت کی والدہ ماجدہ عظیمہ نے آنکھیں تو ۳۲ سالے فوت نے ہندی سے اپنی چادر بچھا رکھی تھی۔ والدہ عظیمہ اس پر فخر نہ فرما رہیں تھیں تو آپ کا کہنا تھا کہ میرے حضور نے عرض کر دیا تھی صاحب سخی صاحب کی اولاد کیلئے دعا کریں۔ حضرت مائی صاحبہ نے ہاتھ مبارک اٹھا کر (آپ دوپٹے کے چپے سے ہاتھ اٹھا کر پکڑی تھیں) ۲۹ سالے والدہ فرمائی اور میرے ۳۲ سالے فوت نے آمین بھی پڑھ کر فقیر کا کام بھی کیا۔ آپ فقیر کی ساری اولاد ہی سخی پھول کی پختون خدمت کر رہی ہے اور یہ فقیر کیلئے دنیا کا فیاض ہے۔

برکات بھائی کارڈ دھار تخت

اور یہ سب ولی کے تصرف کا کرشمہ ہے۔

واقعہ نمبر ۱۶: ایک مرتبہ سرواڑی کے موسم میں ہم بھائی امان اللہ اور شو شریف اور امان اللہ صاحب مور فقیر کو قادی (گاؤں کا نام ہے) حاضر ہوئے۔ ان امام میں اسی وقت کا مسئلہ کافی دیر وقت کھڑی سے چلی بس جو میرے کے لئے روانہ ہوئی وہ لڑکی لہار کے وقت دوس گھنٹہ سے گزرتی۔ اس پر وہ بھی کا یہ کہہ کر ام تھا۔ ہم تینوں بھائیوں کا حضور نے تہجد کے وقت روانہ کر دیا۔ تاکہ لہار پر دوس گھنٹہ میں چڑھ کر چلی بس پر سوار ہو سکیں۔

ہم لہار لہر چڑھ کر دوس گھنٹہ شریف میں پہنچے تھے کہ ایک خادم آیا اور یہاں آ کر کہنے لگے کہ حضور چاہتے ہیں۔ فقیر اس کے ساتھ چل دیے۔ راست میں ایک چشہ لب روا تھا اس کے قریب سڑک کے پہلے لہار کے لئے جگہ بنی ہوئی تھی۔ وہ خادم فقیر کو اس قمار کے بندہ لے گیا تو دیکھا کہ میرے ۳۲ سالے فوت

اس میں جلوہ گر ہیں۔ فقیر کو بدلی شفت فرمائی اور ایک دکان چلنے کا ادارہ کیا۔ نوکرات سمیت لہار کر لیا دہلیس کی ماہ سے سب سے باہر تھیں گیا۔ آج صرف تیری خاطر یہاں تک آیا ہوں۔ پھر آپ وہیں سے کوئی کی سہارا عظیمہ نے مجھے

الحمد لله على ما اعمى والى والصلوة والسلام على حبه

سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين۔

واقعہ نمبر ۱۵: آپ مائی سے حضرت شاہ ابوالخیر کے صاحبزادے حضرت زہد اردوئی لاہور سے مجھے عظیمہ لائے اور میرے ۳۲ سالے فوت کے گروہ مبارک میں قیام فرمایا۔ میرے آقا کے فوت بھی اندر جلوہ فرمایا تھے۔ حضور نے فقیر کو اندر طلب فرمایا۔ فقیر حاضر ہوا تو وہی دالے حضرت نے بھی شفت فرمائی۔ پھر فقیر حضور کے حکم سے باہر آ گیا۔ ازاں بعد جب میرے آقا کے فوت باہر تھیں لائے تو فرمایا تیرے باہر آنے کے بعد وہی دالے حضرات لے فرمایا سخی صاحب کے ساتوں طاقت روشن ہیں۔

الحمد لله رب العالمين سيد الشاكرين والصلوة والسلام على

المرسلين وعلى حبه سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين۔

واقعہ نمبر ۱۴: ایک دن فقیر کو قادی شریف تھا۔ انہی کی اجازت ہو گئی۔ فقیر جب لاہور پہنچے سے چلے والا تھا کہ خادم نے پیغام دیا کہ آپ کو حضور یاد فرما رہے ہیں۔ فقیر جب اندر حاضر ہوا اور ابھی اپنے ذمے میں تھا کہ میرے آقا کے فوت شرقی کمرہ کے دروازے سے اندر تھیں لائے اور دوسرے کچھ کر لیا یا اللہ تعالیٰ کی

نعت ہے: افرما یا افرقانی کی سہیلی ہے اور پھر وہیں سے لڑایا جاتا، خدا حافظ۔
نعت: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ حضورؐ نے کیا دیکھا یا ان کی تکذابی ہے۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد
سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين۔

اللهم انقل عني من غيبيهم و بركتهم العالمة۔

واقعہ نمبر 17: حضورؐ کی فکرِ حیات سے بغیر ریاضت و کھاد و دیگر عوامل
ہو جاتا ہے کہ مالک اس کا انکار کر ہی نہیں سکتا۔ غیرو کو جو کچھ حیات و باغیر
ریاضت و کھاد کے حیات ہو اور اللہ تعالیٰ اسے کھلا کر رکھے کی تو فیض مٹا کر ہے۔
طریقہ کھاد بد دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی عقیدت مند حاضر ہوتا ہے تو آپ حضورؐ قبلہ
عالم دینہ اندر چلے آ کر خیر جان فرما کر شروع کر دیتے ہیں۔ اور ساج پر بھی اپنی
کیسٹ دل میں راسخ ہو جاتی ہے۔

خلا اگر بوجھوں کھنگو ہو حضورؐ کی عالم دینہ اللہ علیہ کی توفیق کا تو ساج
کے دل میں توفیق چاگزی ہو جاتی ہے اگر دنیا سے سبکدوشی کا ذکر ہو تو ساج
کے دل سے دنیا کی محبت کم ہو جاتی ہے۔ علی حد الاکس۔

اللهم انقل عني من غيبيهم و بركتهم العالمة۔

اگر بڑے آقاؑ نے نعت صاحبِ نظر بھی تھے اور صاحبِ گھوڑی بھی۔ ہمارے
آقاؑ صاحبِ نظر بھی تھے ان کے متعلق چند واقعات ہمراہ علم کے ہمارے ہیں۔

واقعہ نمبر 1:

حضورؐ قبلہ عالم چچی خواجہ سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک پہلے

خیر اس شریف میں اس کو تھوڑا سا فخر جب غلامی میں داخل ہوا تو عرس مبارک کے موقع
پر انھیں اس شریف حاضر ہونا تھا۔ ۱۹۵۳ کا واقعہ ہے وہاں پر ایک مولوی صاحب جان
کرنے کیلئے کھڑے تھے۔ ان کو یہ نظریہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کئی سے آج چھا کہ
کون تھے میری دل۔ ان کو کہہ تھے قیصرِ دل میں رہیں۔ لئے چلا تھا کہ اگر مر کر مجھے
جان کر لے گا کھم۔ یہی تو کس چھپا دین مسوا حضورؐ اللہ و کھو نور امع اللہ سلطن۔

چند کر نسبت کے متعلق جان کر میں اور میرا حق بدھتا ہی چلا گیا۔ پھر جب اس مولوی
صاحب سے نظر پر علم کی طور پر باطنی مسابہا حضورؐ کو تو مع اللہ سلطن کے
حضورؐ جان کر۔ یہ ان کر فکر کی آنکھیں کھلی رہ گئیں کہ میں تو دل میں شوق لئے
بیٹھا تھا سرکار کیسے بد حال کیا اس سے آسانی اور ارادہ کا یا جاسکتا ہے کہ ہمارے
آقاؑ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ نظر تھے۔

واقعہ نمبر 2:

میرے تحت جگر کریم سلطان سلطن کے جان کا کہ ایک دن جب میں
حاضر ہوا تو دل میں دوسرے آئے شروع ہو گئے کہ ہم تو دل کا نہیں کھانا کھا رہے ہیں
ہے لیکن اہل بیت حضرت راست پر کائنات عالم الہیہ بالکل ہی سادہ ہیں اس لیے تو دیکھتے
ہیں کھانا کھانا کھانا کھانا۔

پھر چند ہی منٹ گزرتے کہ خادم آ جا اور فرمایا چھینی سرکار بد تو ہمارے
چیں میں احمد حاضر ہوا تو دیکھا یا اٹھایا میرا کہ احمد شام نامہ شریف نے سب تن
ہے۔ جب میں سامنے حاضر ہوا تو فرمایا آپ لیک ہے۔ چاؤ چھوڑ دیا میں
جوانی رہ گیا۔

واقعه نمبر ۴

مترجم سلاطین مفتی محمد عیوب احمد صاحب جو کہ ان کے تعلق اسلام ٹیول آباد میں اس وقت بھی رہ چکے ہیں انہوں نے فقیر کے سامنے بیان کیا کہ مجھے بھی شوق مالک گیر ہوا کہ میں بھی کوئی شرف سائنسی دوں اور ڈپارٹمنٹ سے شرف ہو جاؤں میں نے ہمارے استاد کا کافی اندر جہاں پکا تھا ڈسٹا کے کافی عرصہ میں پہنچا۔ انہوں نے اسلئے کہا کہ یہ بہت بڑا شرف ہے۔ میں اتنا خود کیا چاہتا تھا احباب کڑے ہیں وہ بھی محبت سے مجھ سے ملنے کے لیے کمرے میں آئے اور بڑی خدمت کی، میں نے عمران کو کر کے دیا کہ آپ لوگ کوئی ایسا کمرہ ہیں تو انہوں نے بتایا ہمیں سرکار نے فرمایا تھا ایک عالم رہیں آ رہے ہیں ان کا خیال کرتے گھانا چلا، اسٹر وٹیر کا اچھا انتظام ہمیں اس علم سکھاتا ہے کہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ اعلم ہو۔

مفتی صاحب سرکار کے درجہ و کرامت فرماتے۔

واقعه نمبر ۵

جب فقیر نے حاضر خدمت ہو کر ملائی میں داخل ہو کر کھڑی ہو کر شروع کیا تو فقیر اندر کی طرف سے اللہ کا تصور کرنے لگ گیا سرکار علیہ السلام اللہ علیہ السلام ہمارے لئے آفرمایا مفتی صاحب اللہ اور کی طرف سے نہیں ہمارے طرف سے اللہ تصور کر کے ڈاکر ہو۔

واقعه نمبر ۶

میرے آگے حضرت مولانا صاحب کسٹنس (ایک گاؤں کا نام ہے) میں شریف (مدرسہ فقیر بھی وہاں حاضر ہوا تھا) کی اول حاضر ہوا۔

میرے ہاتھ میرے تحت ہو کر انرا سلام کو مسجد ہو گیا تھا ایک دن ان کی نماز کے بعد مجھے بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک دل میں خیالات میرے آگے شروع ہو گئے۔ دوسرا پاؤں نکالنے میں وہ بچہ کہ حضرت یہاں لیر کر صاحب شرفی و جود اللہ علیہ کے ہیں جو بہانے آگاس کی خواہش اور طبیعت کے مطابق گناہ کھلائے لیکن ان سے حضرت صاحب بدگلا اللہ کی سے بھی کوئی ایسا واقعہ ظاہر نہیں ہوا لہذا آج اگر قلم چاہا دل کھلائیں جن میں حضرت اور چلی ہو کر بھڑکوں کہ یہ دل کال ہیں چھوٹے گز رہے ہوں گے کہ چھوٹے راج محمد صاحب آئے فرمایا حضرت فرماتے ہیں چاہا دل کھلائے یہ ہیں کہ فقیر فرحت و مسرت ہوا اور ان کی توفیق دے ہر بعد پھر آئے اور کہا میرے ساتھ ہوا وہ اپنے گھر لے گئے ہار پائی ہ تھاوا سامنے اپنے اپنے چادر لیں کی رکھ دیں میں ان کو دوا ہو چکی تھی قیام لے گا۔

واقعه نمبر ۷

میرا نام قادی کو مسجد صاحب حسن طہارۃ ان کا بیان ہے کہ میں کوئی شریف صاحب اور ممتاز کی نماز کے بعد جبکہ عالمیہ نے عیوب بیکھا نظر کرے پھر آگے میں تھا کہ قبیل آیا وہاں جو ملا اللہ صاحب کو کھانے لے فرمایا کرتے ہیں کہ عیوب میں خود کھانا دے پھر میں اوسے کو کھانا اور بات میں انہوں کو کھانا دے کر لکھتے میرے سرکار نے بھیجا ہے میں تو ابھی کھانے کا کہ میرے سرکار نے بھیجا ہے اتنا سوچتا تھا کہ ساخط نظر صاحب دوا اور شریف لائے اور فرمایا کہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں عیوب کو کھانا بھی دے گا تا مگر تھو کے وقت آخر کرنا تھو ہر کرنے کے بعد کھانا۔

واقعہ نمبر ۲

انما زاد سال ہوئے فقیر حاضر ہوا مٹی دلوں کے بعد ہاتھوں کی مپان سے ہو گئی، میں کمرہ میں تھا۔ سالانہ گاڑی پر نہ لیا گیا تو دوسرا تاخیر سے ہو گیا کہ یہاں شہزادہ دعا ہو کر رو دیا جاتا ہے مگر حکام کے حلقوں کا کہنا تھا کہ جاتا ہی نہیں کہ استاد فضل داد صاحب انکار سے آئے اور کہا کہ حضرت فرماتے ہیں حسب آؤ کر دو جو پھر چپکے ہیں انہی کو چھانکر، کیا آپ نے دوپہر خرچہ کیا ہے؟ چھک رہے ہیں کہ اوپر چپکے ہے ہاؤس کو پھر فقیر چپ دودھا دیا کہ یہ کھانا تو پہلے کھاتا ہے اس کو چھانکا کہ صحت کی باتیں رقوم نہیں لیکن بچے کھاتا ہے بڑے بڑے منیر اجلاس، جماعت ہو کر پھر شرم ہو گئی ہوا اور خوشی کی بھی اچھا ہو گئی۔

اللهم انصر علی ما من فیہ حاکم و برکتہم۔ (امین)

﴿ہمارے آقا نے غفلت سے صاحب کو یوں بھی تھے﴾

﴿صاحب کو یوں کہ وہ دیکھتا ہے کہ جہان سے نکلے ہو چکا ہو جائے۔ چپ کر سوتا تو اس عظم جیلانی اللہ اعلیٰ قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل کہ کسی چیز کے حلق فرماؤں کہیں یعنی مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

یہ شروع فقیر میں سیدنا نوٹ اس عظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

فان ذلک بعضی فی بعض مکرہا من آدم کا طبع لا یدرہا تا اقول للشیء کن فیکون بعضی بعضا فلول للشیء کن فیکون۔ (تو انہی) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ سائے آدم کے بیٹے میں مولیٰ اللہ عز و جل ہوتی ہے۔ اسے آدم کے بیٹے (انسان) کو بھری اعانت کرتے ہوئے ہوا تو میں تجھے یہ

کمرہ میں کہ جس سر کے حلق کیے گا وہ جہاں اس طرح ہو جائے گی۔

بھی درخواست دے دی جو کہ منظور ہو گئی سرکار نے ان کو حج کے لئے روانہ کر دیا اور جب وہ حج کر کے واپس آئے تو پہلے چلا کہ سرہند شریف کی درخواست منظور ہو گئی ہے لیکن تاریخ آنے سے پہلے حاجی صاحب مرحوم کا وصال ہو گیا وہ فوت ہو گئے، ازاں بعد سرکار نے حاجی حکم داد صاحب زید شرف کو فرمایا کہ آپ حاجی محمد اشرف کی درخواست پر سرہند شریف حاضری دے آئیں وہ تیار ہو گئے چند احباب کا قافلہ تھا جن میں بد شریف والے صاحبزادہ صاحب بھی تھے ان کی واپسی پر فقیر ان سے ملا اور پوچھا کہ حاجی حکم داد صاحب حاجی محمد اشرف صاحب مرحوم کی درخواست پر کیسے چلے گئے وہ فرمانے لگے کہ جب ہم داہمہ ہارڈر پر پہنچے اور پاسپورٹوں کی چیکنگ شروع ہوئی اور جب حاجی حکم داد صاحب سکھ افسر کے سامنے ہوئے وہ افسر بھی فوٹو کو فور سے دیکھے اور بھی حاجی حکم داد صاحب کے چہرہ کو بلا سے فور سے دیکھنے لگ گیا تو ہم ڈر کر پیچھے ہٹ گئے کہ ابھی حاجی حکم داد صاحب گرفتار ہونے والے ہیں تو کہیں ہم بھی نہ پکڑے جائیں کیوں کہ حاجی حکم داد صاحب اور فوٹو میں بالکل نمایاں فرق تھا آخر کار سکھ افسر نے مہر لگا کر حاجی حکم داد صاحب کے حوالے کر دیا اور حاجی صاحب خراماں خراماں اندر چلے گئے۔

اللهم الفض علينا من فيوضاتهم وبركاتهم۔

☆☆☆☆☆